احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

خطبہ نمبر: 28

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

منگل 10 جولائی 2001ء، 17 ربیع الثانی 1422 ہجری-10 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 153

میری دعا رحمت ہے

حضرت یزید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک تازہ قبر دیکھی تو پوچھا یہ کس کی ہے- صحابہ نے عرض کیا یہ فلاں عورت کی ہے جو فلاں قبیلہ کی خادمہ تھی- یہ آج دوپہر کو فوت ہوگئی تھی جبکہ آپ آرام فرما رہے تھے اس لئے ہم نے آپ کو جگانا پسند نہ کیا- حضور نے اس کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی میری موجودگی میں فوت ہوجائے تو مجھے ضرور اطلاع دیا کرو کیونکہ میری دعا اس کے لئے رحمت ہے-

(سنن نسائی کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی القبر حدیث نمبر 1995)

آیات کریمہ، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں صفت رحمانیت کی پر معارف تشریح

قرآن کریم خود اپنی زندگی اور قادر مطلق خدا کی رحمت کا ثبوت ہے

شفاعت کا مضمون رحمانیت سے تعلق رکھتا ہے- اگر رحمانیت سے تعلق جوڑیں گے تو آپ خدا کی شفاعت کے امیدوار ہوں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6- جولائی 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 6 جولائی 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفات میں سے صفت رحمانیت کی تشریح کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور انگریزی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، ڈچ، بوسنین اور ترکی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

حضور انور نے سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا ان آیات میں صفت رحمانیت کا بیان ہو رہا ہے، اس سے پہلے رحمٰن اور رحیم دونوں کا اکٹھا ذکر پیش کیا گیا تھا لیکن رحمانیت کی صفت کے متعلق بہت سی آیات رہ گئی ہیں- حضرت مسیح موعود کو رحمٰن سے متعلق بہت سے الہامات بھی ہوئے ہیں- اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الہامات میں سے لفظ رحمٰن والے الہامات پیش فرمائے- سورۃ البقرہ کی ایک آیت کی تلاوت اور ترجمے کے بعد حضور انور نے فرمایا، حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں- تمہارا معبود صرف ایک ہی ہے جسے اللہ کہتے ہیں- ہر ایک کاملہ صفت سے موصوف، ہر ایک برائی سے پاک، بن مانگے احسانات کرنے والا، مانگنے والوں کے سوال اور محنت پر عنایت فرمانے والا، اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں- حضرت خلیفۃ المسیح الاول مزید فرماتے ہیں، یہاں اس معبود کی عظیم الشان صفتوں کا ذکر ہے، الرحمٰن، بلا مبادلہ رحم کرنے والا، الرحمٰن، اس وقت سے ہے جب سے کائنات کا وجود شروع ہوا اور بغیر کسی بدلے کی خواہش کے اس نے رحم کیا ہے- الرحیم، سچی محنتوں کو ضائع نہ کرنے والا- اب اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیتا ہے، پہلا ثبوت آسمان وزمین کی پیدائش ہے اور رات دن کا اختلاف بھی- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں تمام تعریفیں اس اللہ کو جو رب اور رحمٰن ہے بزرگی اور فضل اور احسان اسی کی صفات ہیں، انسان کو پیدا کیا، اس کو بولنا سکھایا، پھر ایک زبان سے کئی زبانیں جاری کیں، جیسا کہ ایک رنگ سے کئی انواع واقسام کے رنگ بنادیئے اور عربی کو ہر ایک زبان کی ماں ٹھہرایا-

سورۃ مریم کی ایک آیت کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا جب فرشتہ حضرت مریم کے پاس خبر لے کر آیا تو حضرت مریم نے رحمان خدا کی پناہ مانگی- اس میں رحمٰن خدا سے پناہ کا کون سا موقع ہے- رحمٰن خدا سے پناہ کا یہ موقع ہے کہ آپ کو یہ یقین تھا کہ آپ کو جو بیٹا عطا ہوگا وہ اللہ کی رحمانیت کے نتیجے میں عطا ہوگا اور کسی انسانی کوشش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوگا- اس لئے اس رحمٰن خدا کی پناہ میں آپ آئیں اور اسی کی پناہ کا ذکر فرمایا جس کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش خدا کی رحمانیت کا مظہر ہوگی حضور انور نے فرمایا حضرت مریم کے بیٹے اور صفت رحمٰن کا کیسا تسلسل ہے، یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہوسکتا- ہر جگہ مسیحیت کی پیدائش کو رحمانیت سے جوڑا گیا ہے- پس قرآن کریم خود اپنی زندگی کا ثبوت اور قادر مطلق خدا کی رحمت کا ثبوت ہے- جب تک رحمٰن خدا یہ جاری نہ فرماتا تو بندہ اپنی طرف سے بغیر کسی تضاد کے مسلسل رحمانیت سے متعلق ویسے ہی بیان نہ دیتا چلا جاتا- کہیں نہ کہیں کوئی تضاد ملتا- حضور انور نے فرمایا شفاعت کا مضمون بھی رحمانیت سے تعلق رکھتا ہے- کوئی اور ذات شفاعت کی اجازت نہیں دے سکتی- سوائے رحمٰن خدا کے- پس اگر رحمانیت سے تعلق جوڑیں گے تو خدا کی شفاعت کے بھی امیدوار ہوں گے-

مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمت خلق است

سیدنا حضرت مسیح موعود نے خدمت خلق کو اپنی تمنا اور مطلوب و مقصود قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس مقصود کو پانے کے لئے ایک اہم ذریعہ ہے- اس بابرکت سکیم کے تحت جہاں یکصد مکانات پر مشتمل تمام سہولیات سے آراستہ کالونی بنا کر مستحق خاندانوں کو رہائش فراہم کی جارہی ہے وہاں پانچ صد سے زائد مستحق افراد کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث ابھی کئی مستحق خاندان اس امداد کے منتظر ہیں- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدمت خلق کے اس عظیم منصوبہ کی تکمیل میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- یہ رقم مقامی جماعت میں یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جاسکتی ہے- امید ہے احباب کرام اپنے پیارے امام کی تمنا کو پورا کرنے اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے- (سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

بجلی بند رہے گی

واپڈا کے شیڈول کے مطابق ربوہ میں بجلی صرف 10 جولائی کو صبح 8 بجے سے 11 بجے تک بند ہوگی، 12 جولائی کو بجلی بند نہیں ہوگی-

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ)

اعلان گمشدگی رسید بکس

محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ کو جاری کردہ تین عدد رسید بکس 23088-33310 اور 4069 گم ہوگئی ہیں- اگر کسی دوست کو ان رسید بکس کا علم ہو جائے تو نظارت مال آمد کو مطلع کریں- نیز ان رسید بکس پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے-

(نظارت المال آمد ربوہ)

خطبہ جمعہ

رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے اس لئے کہ یہ ایک ایسا فیض ہے جو دعا سے حاصل ہوتا ہے

سورۃ البقرہ کی ان آیات کے حوالہ سے جن میں اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کا ذکر آتا ہے رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 27 اپریل 2001ء بمطابق 27 شہادت 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

صفات باری تعالیٰ کا مضمون چل رہا ہے اور آج میں نے نسبتاً چھوٹے خطبہ کے لئے مواد اکٹھا کیا ہے اور صرف سورۃ البقرہ کی وہ آیات اخذ کی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کا ذکر آتا ہے اور ان آیات پر غور کرنے سے رحیمیت کے مختلف معانی انسان پر کھلتے چلے جاتے ہیں۔ پہلی آیت سورۃ البقرہ کی آیت 144 ہے۔ فرمایا: (-)

ہم نے تمہیں وسط امت بنایا ہے۔ وسط امت سے مراد ایسی امت ہے جس کا نہ دائیں رجحان ہو نہ بائیں رجحان ہو۔ صراط مستقیم پر قائم ہو اور وسط عربی محاورہ میں بہترین کو بھی کہا جاتا ہے اور بہترین وہی ہوتا ہے جس کا نہ دائیں رجحان ہو اور نہ بائیں رجحان ہو۔ وہ سیدھا صراط مستقیم پر چلنے والا ہو۔ یہ صفات اگر تم میں ہوں تو (-) تو تم لوگوں پر نگران بن سکو گے۔ اگر یہ صفات نہیں ہیں تم تو لوگوں پر نگران نہیں بن سکو گے (-) اور رسول تم پر نگران ہوگا۔

اب رسول تم پر نگران ہوگا ان معنوں میں کہ آپ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام کائنات میں نگران کے طور پر چنے گئے۔ نبیوں کے بھی آپؐ نگران تھے۔ مگر امت وسطیٰ کے نگران ہونے کی صورت میں اس طرف اشارہ ہے کہ خبردار رسول کی تنبیہات سے ادھر ادھر قدم نہ رکھنا ورنہ تم دوسروں کی نگرانی سے محروم ہو جاؤ گے۔

پھر فرمایا (-) اور ہم نے اس قبلہ کو تبدیل نہیں کیا۔ اس قبلہ کو نہیں بنایا تھا جس پر تو تھا مگر تا کہ جان لیں کہ رسول کی متابعت کون کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے۔ (-) اور اگر چہ یہ بات بہت بوجھل تھی نگران لوگوں پر جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ (-) اور اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع فرما دے۔ یقیناً اللہ انسانوں سے رؤف بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ اس میں تمام انسانوں کے لئے رؤف اور رحیم کا ذکر آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی تمام بنی نوع انسان کے لئے رؤف قرار دیا گیا ہے بالخصوص مومنوں کے لئے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن چونکہ خدا کی راہ میں محنت کرتے ہیں اور جدوجہد کرتے ہیں اور رحیمیت کا تقاضا ہے کہ جو محنت اور جدوجہد کرے اس کو اس کی محنت کا پورا پورا پھل عطا کیا جائے۔ پس اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خصوصیت کے ساتھ مومنوں کے لئے رؤف اور رحیم بنائے گئے جبکہ رحمانیت کی صفت کے تابع آپ تمام دنیا کے لئے رحمٰن مقرر کئے گئے۔

ایک اور آیت سورۃ البقرہ سے لی گئی ہے۔ (-) (سورۃ البقرہ: 129) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ہے کہ ہم دونوں کو (-) اپنے لئے تسلیم و رضا کا سر خم کرنے والا بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک امت ہو جو (-) جو تیرے ہی حضور میں پوری طرح اسلام کو قبول کرنے والی یعنی تیرے حضور اپنا سر خم کرنے والی ہو۔ (-) اور ہمیں ہماری قربان گاہیں دکھا۔

اب یہ بہت بڑی اور مشکل دعا ہے کہ ہمیں اپنی قربان گاہیں دکھا۔ یعنی جن راہوں پر چل کر تجھے قربانی منظور ہوتی ہے، وہ ساری راہیں ہمیں دکھا۔ ہم ان پر چل کر تیری راہ میں قربانیاں پیش کریں۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ (-) کہ اس میں ہو سکتا ہے ہم سے غلطیاں بھی سرزد ہوں اور غلطیاں سرزد ہوں تو تو سب سے زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے یعنی بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر ایک اور آیت البقرہ کی آیت 55 ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اے میری قوم تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا (-) بچھڑے کو پکڑ کر یعنی بچھڑے کو اپنا معبود بنا کر۔ (-) پس اپنے رب کے حضور توبہ اختیار کرو۔ (-) اور اپنے نفسوں کو قتل کرو۔

بعض پرانے مفسرین اس کا یہ جو مفہوم لیتے ہیں کہ یہ حکم تھا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دو (-) مراد نفس کا قتل ہے یعنی اپنے اندر انسان جو برے خیالات اور بد رو کو پاتا ہے اس کا قتل کرو۔ تو چونکہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا بچھڑے کو معبود بنا کر تو اس کا قطعی جواب یہی ہونا چاہئے تھا کہ تمہاری جانوں میں جو بچھڑے پڑے ہوئے ہیں، جو جھوٹے معبود ہیں ان کو مارو یعنی اپنے نفس کو قتل کرو۔ (-) یہ تمہارے لئے تمہارے پیدا کرنے والے کے حضور بہتر ہے۔ (-) پس اس نے تمہاری توبہ کو قبول فرما لیا۔ (-) یقیناً وہ بہت اور بار بار توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحیم ہے یعنی بار بار غلطی کرتے ہو اور بار بار وہ تم سے رحمت کا سلوک فرماتا ہے۔

ایک آیت حضرت آدمؑ کے بارہ میں ہے (-) آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے (-) پس وہ رب آدم پر مہربان ہو گیا، اس کی توبہ قبول کر لی۔ (-) یقیناً وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (البقرہ: 38) حضرت آدمؑ کو خدا تعالیٰ نے خود ہی توبہ کے الفاظ بتائے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کو اپنی توبہ کے لئے بھی خود الفاظ نہیں مل سکتے جب تک اللہ تعالیٰ اس کی طرف راہنمائی نہ فرمائے۔ پس اگر کوئی سچے معنوں میں توبہ کرنے والا ہو اور اپنے گناہوں سے بخشش چاہتا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرنی چاہئے کہ اے میرے خدا مجھے وہ الفاظ

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سکھا دے جن کے ذریعہ میں تیرے حضور توبہ کا حقدار بن جاؤں۔(-) اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ یعنی ہر دفعہ جب انسان سچے دل سے خدا کے حضور جھکتا ہے تو وہ رحمت کے ساتھ اس کو قبول فرمالیتا ہے۔

ایک سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 174 ہے۔(-) اللہ تعالیٰ نے تو صرف تم پر مردار حرام کئے ہیں اور خون اور سؤر کا گوشت اور جو اللہ کے سوا کسی اور کی خاطر یعنی جھوٹے معبودوں کی خاطر ذبح کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی بھوک سے سخت مجبور ہو جائے اور اس کا دل نہ چاہتا ہو کہ وہ حرام کی طرف جھکے اور اس میں پھر کھانے میں زیادتی بھی کرے اور صرف جان بچانے کے لئے کچھ اس کو کھانا ہو تو اتنا ہی کھائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔ یعنی وہ باتیں جو اس پر کھانے کے لئے حرام بھی قرار دی گئی تھیں اگر وہ صرف جان بچانے کے لئے کچھ اس میں سے کھا لے مگر صرف اتنا کھائے جتنا اس کو جان بچانے کے لئے ضرورت ہو تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اس کو بہت بخشے گا اور اس پر پھر بار بار رحم فرمائے گا۔ تو یہ رحیمیت کے مختلف معانی قرآن کریم کی مختلف آیات سے ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

ایک آیت چھوٹی سی ہے(-) (البقرہ:164) اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمان (اور) رحیم۔ اب رحمانیت کے تابع تو اللہ تعالیٰ نے بن مانگے سب کچھ دیا۔ ساری کائنات بنائی۔ انسان کا کوئی وجود بھی نہیں تھا اور اس کے بعد وہ اس کو بھول نہیں گیا یعنی اس کے رحم نے تکرار کی ہے اور بار بار اس نے رحمت فرمائی ہے۔ اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے جیسے کل وہ رحمت اس وقت فرما چکا تھا جبکہ کوئی مانگنے والے کا وجود نہیں تھا۔ اب بھی بار بار حسب ضرورت وہ رحمت کا اجراء کرتا چلا جاتا ہے۔

دو اور آیات ہیں البقرہ 160، 161 (-) یقیناً وہ لوگ جو چھپاتے ہیں ان چیزوں کو جو ہم نے کھلی کھلی آیات کی صورت میں روشن دلائل کی صورت میں ظاہر فرمائی ہیں اور ہدایت کو بعد اس کے کہ ہم نے ان دونوں چیزوں کو خوب کھول کھول کر بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے کتاب میں ظاہر فرما دیا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ ان پر اللہ کی لعنت ہوگی اور اللہ کے ان پر لعنت فرمانے کے علاوہ لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے چلے جائیں گے۔ پس یہاں اولین طور پر یہود مراد ہیں جو مغضوب علیہم ہیں۔ ان پر انسانوں کی طرف سے بھی بار بار لعنت ہوتی ہے اور اللہ کی لعنت کا تو مستقل قیامت تک کے لئے شکار ہو چکے ہیں۔ ہاں مگر انصاف کا تقاضا ہے کہ ان میں سے بھی جو توبہ کر لیں ان کی توبہ قبول ہو جائے گی۔ یعنی قیامت تک سے یہ مراد نہیں ہے کہ سب کو یکساں ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جائے گا(-) ہاں وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور خوب کھول لیا معاملہ کو۔ پہلے بینات اور ھدیٰ سے ہٹنے والے لوگ تھے۔ اب انہوں نے خوب کھول کھول کر ہدایت کی بات کو غلطی کی بات سے الگ کر لیا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی توبہ کے ساتھ میں رجوع کرتا ہوں، جن کی توبہ کو میں قبول فرماتا ہوں۔ اور میں بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔ پس یہود جن پر خدا کی اور بنی نوع انسان کی لعنت ڈالی گئی تھی قرآن کریم کے انصاف کا حال دیکھیں کہ کس طرح ان میں سے بھی مستثنیٰ کر دیا ہے ان لوگوں کو جو کسی وقت بھی توبہ کر لیتے ہیں اور پھر وہ اللہ کو ایسا پائیں گے کہ ان پر وہ بار بار رحم فرماتا ہے۔

یہ چند آیات سورۃ البقرہ سے لی گئی تھیں اور اب میں احادیث لیتا ہوں جو اسی مضمون کو مختلف صورتوں میں وضاحت کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ ایک روایت بخاری کتاب البیوع کی حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز میں سخت باز پرس کروں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو پناہ دی، پھر غداری یا دھوکہ بازی کی''۔ اللہ کے نام پر پناہ کے بعد پھر دھوکہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ وہ اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے یہ سمجھ کر کہ اس شخص نے امان دے دی ہے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوگا، قیامت کے دن اس کی سخت باز پرس ہوگی۔

''دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر بیچ دیا اور اس کی قیمت لے کر کھا گیا''۔ اب دیکھئے مسلمانوں پر تو بہت اعتراض کیا جاتا ہے مستشرقین کی طرف سے کہ انہوں نے غلامی کو جاری کیا حالانکہ قرآن کریم نے جس طرح غلامی کو ختم کیا ہے اور بار بار آزاد کرنے کا حکم دیا ہے اس کی کوئی مثال کسی الٰہی کتاب میں اس سے پہلے نظر نہیں آتی۔ اس کثرت سے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم ہے کہ ایک موقع پر ایک صحابی نے ساٹھ ہزار غلاموں کو یعنی مسلمان غلام نہیں تھے بلکہ غیروں سے خرید کر ان کو آزاد کر دیا تھا تو ان پر اعتراض ہے جبکہ خود یہ جتنے ویسٹ انڈیز اور امریکہ میں کالے آباد ہوئے ہیں یہ اکثر غانا سے پکڑ پکڑ کر قید کر کے ان کو زنجیروں میں باندھ کر وہاں بھجوایا جاتا تھا۔ اور اسی طرح بعض دوسرے افریقن ممالک سے بھی ان کو پکڑ کر باہر اپنی نو آبادیات میں بھجوا دیا جاتا تھا اور ان سے ظالمانہ اور مفت کام لیا جاتا تھا اور جن جہازوں میں وہ جاتے تھے وہاں اس طرح قید ہوتے تھے کہ بلیک ہول بھی اس کے سامنے کوئی چیز نہیں۔ نہایت ہی ظالمانہ طریق پر ان کو چھوٹے چھوٹے کمروں میں ٹھونس دیا جاتا تھا۔ تو 'Physician Heal Thyself' والی بات ہے تو یہ بنی نوع انسان کو غلامی سے نجات دلانے والے لوگ اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال کر دیکھیں کہ انہوں نے کتنے کتنے ظلم کئے ہوئے ہیں اور ایک پوری دنیا ہے امریکہ کی، نارتھ امریکہ اور ساؤتھ امریکہ کی جس میں کالوں کو اپنا مظلوم غلام بنا کر رکھا گیا ہے اور اب جو آزادی کی لہر چلی ہے اس میں بھی ان کے ساتھ لازماً بے رحمی کا دوسرا سلوک ہوتا ہے۔ یعنی ان کو ہر اعلیٰ تعلیم میں اوپر آنے سے کئی بہانوں سے روک دیا جاتا ہے اور سیاست میں غلبہ سے روک دیا جاتا ہے حالانکہ وہ بڑی بھاری تعداد میں وہاں موجود ہیں۔ دکھاوے کے طور پر چند مورتیں صورتیں آپ کو دکھائی دیں گی مگر اکثر محض دھوکہ ہے اس لئے وہاں بڑا شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔ تو اسلام پر ظلم اور غلامی کا دعویٰ کرتے ہیں یا اتہام لگاتے ہیں اور اپنا حال یہ ہے کہ آزادی نصیب نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ بار بار کالوں کی طرف سے Movements چلتی ہیں بغاوت کی اور جتنی Movements چلتی ہیں اس سے ان کو الٹا نقصان بھی ہوتا ہے گویا ان کو بھی یہ ہوا دیتے ہیں کہ ایسی Movements چلائیں اور ہم سے ٹکرائیں اور ان کو پھر بہانہ رکھ کر ماریں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر پر فرماتے ہیں کہ وہ جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر غلام بنا لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آزاد کو پکڑ کر غلام بنانے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ بلکہ جنگی قیدیوں کو غلام بنایا جاتا تھا اور اس لئے کہ وہاں اس زمانہ میں کوئی الگ فوجی قید خانے نہیں ہوا کرتے تھے۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ان قیدیوں کو معاشرہ کو تباہ کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جاتا اس مجبوری سے ان کے گھروں میں تقسیم کیا گیا تھا ورنہ آزاد کو غلام بنانے کی کوئی ایک سند بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے نہیں ملتی۔

پھر آخر پر فرمایا کہ ''(وہ بھی بڑا ظالم ہے) جس نے ایک مزدور سے پورا پورا کام لیا اور اس کو مزدوری بھرپور نہ دی'' (بخاری کتاب البیوع) ۔ اور رحیمیت کا اس سے خصوصیت سے تعلق ہے۔ جو لوگ مزدور سے کام تو لیتے ہیں اس کی بھرپور محنت کا فائدہ تو اٹھاتے ہیں لیکن اس کی مزدوری پوری نہیں دیتے یہ بھی بڑا ظلم کرنے والے لوگ ہیں۔ حضرت مسیح موعود تو مزدوروں کو نہ صرف پوری مزدوری دیتے تھے بلکہ اس کے علاوہ کھانا وغیرہ بھی دیتے تھے اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھتے تھے کہ ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود سے شکایت کی گئی کہ یہ جو نانبائی ہے یہ بڑا چور ہے اس کو سزا دلوائیں یہ روٹیاں چرا کر لے جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تم بڑے احمق آدمی اور ظالم ہو۔ یہ شخص ایک روٹی پکانے کے لئے دو دفعہ جہنم میں جاتا ہے۔ اب اس بیچارے کو اتنا بھی حق نہیں دیتے کہ یہ کچھ روٹیاں اپنے لئے لے جائے۔ تو حضرت مسیح موعود بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی میں بے حد رحیم اور کریم تھے۔

اب حضرت مسیح موعود اس آیت کا ترجمہ کرتے ہیں (-) یہ ترجمہ چونکہ حضرت مسیح

موعود کا ہے میں آپ ہی کے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ''یعنی جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لئے وطنوں سے یا نفس پرستیوں نے جدائی اختیار کی''۔ اب میں بار بار جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب نکلتے ہیں باہر تو محض دنیا کی نیت نہ ہو' دنیا تو ویسے مل ہی جائے گی مگر حقیقی طور پر اگر وہ خدا کی راہ میں نکلنے والے ہیں تو ایک ہی اس کی پہچان ہے وہ یہ ہے کہ نفس پرستیوں سے جدائی اختیار کر لیں۔ ''اور خدا کی راہ میں کوشش کی وہ خدا کی رحیمیت کے امیدوار ہیں اور خدا غفور اور رحیم ہے یعنی اس کا فیضان رحیمیت ضرور ان لوگوں کے شامل حال ہو جاتا ہے کہ جو اس کے مستحق ہیں۔ کوئی ایسا نہیں جس نے اس کو طلب کیا اور نہ پایا''۔ اس کے بعد ایک فارسی شعر ہے۔

''عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست''

(براھین احمدیہ چھار حصص روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 451-452 حاشیہ نمبر 11)

کہ اگر ایسا عاشق ہو کہ جس کا یار اس کے حال پر نظر نہ کرے تو سنو۔ اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست۔ خواجہ تمہارے اندر درد ہی نہیں ہے اگر عشق کا سچا درد ہوتا تو طبیب تو موجود تھا۔

پھر ایک سورۃ البقرہ کی آیت ہے (-) (البقرۃ: 200) پھر تم (بھی) وہاں سے لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حج کے موقع پر جو بار بار رحم کرنے کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ اس غرض سے ہے کہ اس حج کے متعلق اگر وہ قبول ہو تو یہ آتا ہے کہ پہلے سارے گناہ بخش دیئے گئے اور ایک نئی زندگی اس کو ملی گناہوں سے توبہ کی۔ پس رحیمیت

ہے جو بار بار رحم کرتی ہے اور گناہ گاروں کی بخشش کے سامان کرتی ہے اور سب سے زیادہ حج کے موقع پر ان کو یہ خدا تعالیٰ کی رحمت نصیب ہوتی ہے کہ وہ اس کی غفوریت اور رحیمیت سے پورا پورا استفادہ کریں۔

ایک سورۃ البقرہ کی آیت 192 اور 193 دو آیات ہیں: (-) (دوران قتال) اگر جاری ہو تو اس وقت ان کو تم بے شک قتل کرو کیونکہ انہوں نے ہی قتال میں پہل کی ہے۔ پھر ان کو جہاں بھی تم پاؤ قتال کے دوران ان کے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہ رہنے دو اور وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا۔ تو ہر معاملہ میں پہل ان کی طرف سے ہوئی ہے اور جوابی حملہ کا حق خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو دیا۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے (-) فتنہ سے مراد قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں کو تکلیف دے کر مرتد کرنے کی کوشش ہے تو۔ تو قتل ہو جانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ انسان مرتد ہو جائے اور ان لوگوں کو جو ڈرا دھمکا کر مرتد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو عذاب وہی ہو گا جو ایک مومن کو قتل کرنے کا عذاب ہے۔ چنانچہ فرمایا فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہے۔

اور ان سے مسجد حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں۔ پس ہر معاملہ میں پہل ان کی طرف سے ہے۔ اگر مسجد حرام میں بھی وہ قتال کریں تو پھر تمہارے لئے جائز ہو گا کہ مسجد میں ان کے ساتھ قتال کرو۔ پس اگر وہ تم سے قتال کریں تو پھر تم ان کو قتل کرو۔ کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ بہت مغفرت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب دیکھئے رحیمیت کا ایک اور عظیم الشان جلوہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اتنے ظلم جو مذہبی آزادی کے چھیننے والے' گھروں سے نکالنے والے اور ہر طرح سے زبردستی مرتد کرنے والے جو مظالم تھے ان کے باوجود اگر وہ باز آ جائیں تو پھر مغفرت کا سلوک کرو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اگر تم ان پر بار بار رحم کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تم پر بھی بار بار رحم فرمائے گا۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

فرمایا ہے: ''رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے''۔ اب رحیمیت کو خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اب رحمانیت تو تمام جانداروں پر عام ہے بلکہ پیدائش سے پہلے بھی رحمانیت کا اثر ہے۔ رحیمیت جانوروں کے لئے نہیں بلکہ انسانوں کے لئے خاص ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے یہ ذکر گزر چکا ہے پچھلے خطبہ میں کہ جن جانوروں سے کام لو ان کے ساتھ حسن سلوک کرو یہ بھی رحیمیت کی ایک شاخ ہے۔ مگر اصلی رحیمیت جو ہے وہ انسان کے لئے ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود نے نکتہ ہمیں سمجھایا ہے اس لئے کہ یہ ایک ایسا فیض ہے جو دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ اب یہ باریک فرق ہمارے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا اگر حضرت اقدس مسیح موعود ہمیں نہ سمجھاتے' رحیمیت کا دعا سے ایک تعلق ہے اور جانور پر تم اگر رحم کرتے ہو اس سے کام لے کر تو یہ تمہاری عطا تو ہے لیکن جانور کی دعا نہیں تھی۔ پس رحیمیت کا دعا سے بہت گہرا تعلق ہے۔

''یہ سنت اللہ اور قانون الٰہی ہے جس میں تخلف جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے لئے ہمیشہ دعا مانگتے رہے''۔ اور انبیاء کی رحیمیت کا یہ تقاضا تھا کہ اپنی امت کے لئے دعا مانگتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے قیامت تک کے لئے اپنی امت کے لئے دعائیں مانگیں ہیں۔ **''حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے جو ہمیں نجات بخشتا ہے۔ اسی کا نام فیض رحیمیت ہے جس سے انسان ترقی کرتا جاتا ہے۔ اسی فیض سے انسان ولایت کے مقامات تک پہنچتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ مسئلہ شفاعت بھی صفت رحیمیت کی بناء پر ہے''۔**

اب جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے دعویدار ہیں ان کو خوب سوچ لینا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفاعت بھی آپ کی رحیمیت کی بنا پر ہے۔ اگر ہم لوگوں کے لئے رحیم نہیں ہوں گے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے لئے رحیم نہیں ہوں گے اور ہم لازماً ایسی صورت میں شفاعت سے محروم رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم وہ سارے کام کریں جس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمارے لئے مقرر ہو جائے یعنی خدا کے نزدیک ہم اس کے اہل ٹھہریں۔ اس کے بعد شفاعت کا یہ معنی بیان فرمایا گیا ہے جو رحیمیت سے تعلق رکھتا ہے کہ ''رحیمیت نے ہی تقاضا کیا کہ اچھے آدمی برے آدمیوں کی شفاعت کریں''۔ (ایام الصلح - روحانی خزائن جلد 14 - صفحہ 250)۔ اب برے آدمی کون ہیں جن کی تشریح میں نے ابھی پہلے بیان کر دی ہے کہ جو غلطی تو کرتے ہیں پھر توبہ بھی کرتے ہیں اور خدا کی طرف جھکتے بھی ہیں۔ جو برائی پر اصرار کر کے بیٹھ جائیں اور خدا کی طرف نہ جھکیں وہ رحیمیت کے حق دار نہیں ہوتے۔

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:

''جب ہمارے آقا سید المرسلین وخاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ کی پاک ذات نے ارادہ فرمایا کہ ان دونوں صفات کو ایک ہی شخصیت میں جمع کر دے چنانچہ اس نے آنحضرتؐ کی ذات میں (آپ پر ہزاروں ہزار درود اور سلام ہو) یہ دونوں صفات جمع کر دیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے شروع میں صفت محبوبیت اور صفت محبیت کا خاص طور پر ذکر کیا ہے''۔ صفت محبوبیت اور صفت محبیت کا ذکر کہاں کیا' کیسے کیا اس کی تشریح فرماتے ہیں' تا اس سے خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کی طرف اشارہ ہو اور اس نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد اور احمد رکھا''۔ **اب محمدؐ وہ ہے جو محبوب ہے سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اور احمد وہ ہے جو سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ کی طرف سے محبوبیت کے مظہر ہیں۔ خدا نے آپ پر ایسا فضل فرمایا اور ایسی آپ سے محبت کی کہ دنیا میں کبھی بھی کوئی شخص اس کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نہ نبیوں میں سے نہ غیر نبیوں میں سے اور آپ نے پھر اپنے رب کی ایسی حمد بیان فرمائی کہ کبھی کسی نبی یا غیر نبی کو یہ**

توفیق نہیں ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ سلم کی حمد میں ایسے ترانے گائے - اور آپ نے یہ جو مضمون لیا ہے رحمٰن اور رحیم سے لیا ہے - فرمایا: ''اس آیت میں اپنا نام الرحمان اور الرحیم رکھا'' - رحمٰن تو وہ ہے جس نے خلاصۃً اپنی رحمانیت کے نتیجہ میں اس کا ایک معنی ہے بے انتہاء رحم کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے رحم سے ایسا نوازا کہ اس جیسا رحم کبھی کسی پر نہیں کیا گیا اور پھر رحیمیت کے تابع حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں اشارہ اس بات کا ہے کہ ''ہمارے آقا فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی جامع وجود نہیں'' جس میں دونوں صفات باری تعالیٰ جمع کر دی گئی ہوں یعنی رحمانیت کے تابع آپ محمد بنائے گئے ہیں اور رحیمیت کے تابع احمد بنائے گئے ہوں - اب رحیمیت کا تقاضا ہے کہ جس نے رحمٰن بن کر بے انتہا فضل فرمائے اس کا بار بار ذکر کرتا چلا جائے اور رحیمیت میں یہ بار بار کا ذکر شامل معنی ہے - پس رحیمیت کا ایک معنی یہ بھی بنا کہ ہم اپنے رب کا بار بار ذکر کرتے چلے جائیں اور صرف ایک ذکر ہمارے لئے کافی نہ ہو بلکہ ہمیشہ زندگی بھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے چلے جائیں -

''آپ کو پروردگار دو عالم کے فضل سے ان دونوں صفات کی طرح دو نام دیئے گئے ہیں جن میں سے پہلا محمد ہے اور دوسرا احمد - پس اسم محمد نے صفت الرحمان کی چادر پہنی اور جلال اور محبوبیت کے لباس میں جلوہ گر ہوا اور اپنی نیکی اور احسان کی بنا پر بار بار تعریف بھی کیا گیا - اور اس احمد خدا تعالیٰ کے فضل سے جو مومنوں کی مدد اور نصرت کا متولی ہے رحیمیت، محبیت اور جمال کے لباس میں تجلی فرمائی - پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نام (محمد اور احمد) ہمارے رب محسن کی دونوں صفتوں (الرحمان، الرحیم) کے مقابلہ میں منعکسہ صورتوں کی طرح ہیں جن کو دو مقابل کے آئینے ظاہر کرتے ہیں'' -

(اعجاز المسیح - روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 101 تا 103)

یعنی تمام تر رخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اپنے رب کی طرف تھا اور آپ نے جس شان سے اپنے رب کی حمد کے ترانے گائے اللہ تعالیٰ نے اسی طرح آپ کی حمد کو بھی بیان فرمایا - پھر بعض پہلوؤں سے احمد بن گئے اور جیسے شیشہ میں تصویریں لامتناہی ہو جاتی ہیں اسی طرح آپ کا یہ چہرہ خدا کے حضور ایک لامتناہی حسن اختیار کر گیا یعنی کبھی آپ نے محمد کے طور پر اپنے رب سے فیض پایا، کبھی احمد کے طور پر اپنے رب کے گیت گائے -

ایک اور حضرت مسیح موعود کا اقتباس ہے:

''رحیمیت ایسی صفت ہے جو ان انعامات خاصہ تک پہنچا دیتی ہے جن میں فرمانبردار لوگوں کا کوئی شریک نہیں ہوتا - گو (اللہ تعالیٰ کا) عام انعام انسانوں سے لے کر سانپوں، اژدہاؤں تک کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے'' - یہ رحمانیت کا انعام ہے لیکن رحیمیت کا جو انعام ہے وہ خصوصیت کے ساتھ انسانوں سے وابستہ ہے -

ایک لمبی حدیث ہے اس کے عربی الفاظ پڑھ کر پھر ترجمہ کرنے میں زیادہ دیر ہو جائے گی - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن نسل آدم کا سردار میں ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں'' - مطلب یہ ہے کہ فخر کی بات ہے تو سہی مگر میں اس پر فخر نہیں کرتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ انعام خالصۃً اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے میری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں - حالانکہ سب سے زیادہ خوبیاں آپ ؐ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی تھیں اور وہی خوبیاں منعکس ہوئیں پھر اور خدا تعالیٰ نے آپ سے ان خوبیوں کے بدلہ میں پھر احسان کا سلوک فرمایا - تو میں نسل آدم کا سردار ہوں لیکن یہ فخر کی بات میرے لئے نہیں، میں فخر کے طور پر تمہیں نہیں سنا رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کے احسان کے طور پر سنا رہا ہوں -

''حمد کا علم میرے ہاتھ میں ہوگا'' - یعنی قیامت کے دن سچی حمد کرنے والا اگر کوئی تھا تو محمد رسول اللہ ہی ہوں گے اور یہ جھنڈا آپ ؐ کو تھمایا جائے گا - ''اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں'' - یعنی فخر سے مراد فخر و مباہات ہے یعنی دل تو حمد سے لبریز ہے مگر بتانے کے لئے کہ میں جو تمہیں بتا رہا ہوں فخر کی خاطر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے اظہار کی خاطر بتا رہا ہوں - ''آدم اور اس کے علاوہ دوسرے تمام نبی بھی اس دن میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور میں وہ پہلا انسان ہوں گا جس پر سے قبر کو پھاڑا جائے گا - (یعنی سب سے پہلے میں اٹھایا جاؤں گا) اور اس پر بھی مجھے کوئی فخر نہیں'' - اب بعض لوگوں نے ایک حدیث کو پکڑا ہے جس میں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب اٹھیں گے تو حضرت موسیٰ پہلے اٹھ چکے ہوں گے مگر وہ اس حدیث کے مفہوم کو ہرگز نہیں سمجھے - یہ **حدیث بالکل قطعی اور واضح ہے کہ جب میں قیامت کے دن اٹھایا جاؤں گا تو کوئی اور ذی روح نہیں اٹھایا جائے گا، کسی کی روح کو دوبارہ زندگی نہیں بخشی جائے گی سوائے میرے جو میں سب سے پہلا ہوں گا - اور تمام بنی نوع انسان میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے اور یہ میں کسی تفاخر اور اظہار فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا -**

فرمایا: ''لوگوں پر خوف کی تین گھڑیاں آئیں گے اس وقت وہ آدم ؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے لیکن وہ کہیں گے میں تو (تمہارے خیال میں) ایک گناہ کا مرتکب ہوا تھا جس کی وجہ سے مجھے زمین کی طرف بھیج دیا گیا'' -

یہاں جو (تمہارے خیال میں) کے الفاظ ہیں یہ بریکٹ میں رکھے ہوئے یعنی حدیث کے اصلی الفاظ میں یہ نہیں ہیں مگر حضرت آدم کے متعلق مشہور جو بات ہے وہ یہی ہے کہ آپ نے ایک گناہ کیا تھا اس لئے آپ کو جنت سے نکالا گیا - تو جنت سے مراد شریعت کی حدود ہیں جس میں سے باہر نکلتے ہوئے انسان کے لئے پھر ہر قسم کی مصیبتیں پڑتی ہیں - فرمایا آدم کہیں گے کہ میں نے تو تم لوگ کہتے ہو کہ ایک گناہ کیا تھا جس کی وجہ سے مجھے زمین کی طرف بھیج دیا گیا - اب میرے پاس کیوں آئے ہو نوح ؑ کے پاس جاؤ - ''لوگ نوح ؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے (تمہارے خیال میں) ناحق اہل ارض کے خلاف ایک بد دعا کی تھی جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے تھے - پس بہتر ہے کہ تم ابراہیم ؑ کے پاس جاؤ - لوگ ابراہیم کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے خیال میں) تین جھوٹ بولے تھے - حضور علیہ السلام کے الفاظ ہیں کہ آپ نے اس موقع پر فرمایا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی جھوٹ نہیں تھا - یہ مفسرین نے یا بعد میں آنے والوں نے آپ کی طرف منسوب کر دیا تھا کہ جھوٹ تھے - اگر ان کی حقیقت پر غور کیا جائے تو ہرگز جھوٹ نہیں تھا - ''(بلکہ) صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے سلسلہ میں چند تدابیر تھیں - بہرحال ابراہیم لوگوں کو جواب دیں گے کہ تم موسیٰ ؑ کے پاس جاؤ - لوگ موسیٰ ؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں کہ میں نے تو (تمہارے خیال میں) ایک شخص کو ناحق قتل کر دیا تھا'' - اب (تمہارے خیال میں) کے الفاظ بریکٹ میں رکھے ہوئے ہیں یہ حدیث کے نہیں ہیں لیکن واقعۃً آپ نے ناحق ایک شخص کو قتل کر دیا تھا - یہ تو قرآن کریم سے ثابت ہے - ''تم عیسیٰ ؑ کے پاس جاؤ'' لوگ عیسیٰ ؑ کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ مجھے تو (تمہارے عقیدہ کے مطابق) اللہ کو چھوڑ کر معبود بنا لیا گیا تھا، تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ - آپ ؐ نے فرمایا: اس پر وہ میرے پاس آئیں گے - میں ان کے ساتھ جاؤں گا - پوچھا جائے گا کون ہے؟ - جواب دیا جائے گا محمد ؐ - **پس وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے - میں سجدہ میں گر جاؤں گا اور اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے اعلیٰ درجے کی حمد و ثنا الہام کرے گا - تب مجھے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو، تمہیں دیا جائے گا - شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی - کہو، تمہاری بات سنی جائے گی** اور یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مقام محمود پر فائز کر دے'' -

(ترمذی کتاب التفسیر)

(الفضل انٹرنیشنل یکم جون 2001ء)

نامور احمدی سکالر حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کپورتھلوی

(پیدائش نومبر 1894ء وفات 28 مئی 1993ء)

محترم محمود مجیب اصغر صاحب

سات آٹھ سال ہوئے حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کا وصال ہوا۔ آپ نے امیر ضلع فیصل آباد (سابق لائلپور) ممبر نگران بورڈ. صدر افتاء. صدر وقف جدید انجمن احمدیہ. اعزازی ممبر مجلس انصار اللہ مرکزیہ. ممبر فضل عمر فاؤنڈیشن. صدر سٹینڈنگ کمیٹی صد سالہ جوبلی اور بے شمار منفرد عہدوں پر متمکن رہ کر خدمات دین کی توفیق پائی۔ آپ پیشہ کے لحاظ سے وکیل تھے اور غالباً زیادہ تر جماعتی مقدمات کی پیروی کرنے کو ہی اپنا مقصد حیات بنایا ہوا تھا۔ آپ ایک نہایت خدا رسیدہ وجود تھے اور زمین پر چلتے پھرتے فرشتے تھے۔

نہایت اہم خدمت

آپ کی ایک نہایت اہم خدمت سیدنا مسیح موعود کی اس ریسرچ کو آگے بڑھانا ہے یعنی عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد زبانوں پر عبور حاصل کیا اور ثابت کیا کہ انگریزی. فارسی. ہندی. سنسکرت. الغرض ہر زبان عربی زبان سے پھوٹی ہے آپ کی تصانیف آپ کی بہترین یادگار ہیں۔ آپ نے زندگی بھر ریسرچ کر کے اکاون زبانوں کے بارے میں ثابت کیا کہ ان سب کا ماخذ عربی زبان ہے۔

خاکسار کو آپ سے ملنے کا بے حد شوق تھا اور کبھی کبھار آپ کو دعا کے لئے خطوط بھی لکھتا تھا اور آپ اکثر خطوط کا جواب دیا کرتے تھے۔ اب بھی آپ کے چند خطوط خاکسار نے سنبھالے ہوئے ہیں۔

کمال شفقت کا اظہار

احمدیت کے سو سال پورے ہونے والے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ دیار غیر میں تھے خاکسار کے دل میں تڑپ تھی کہ 23 مارچ کو جماعت کی کسی بزرگ ہستی سے ملاقات کروں۔ اس مقصد کے لئے خاکسار نے ایک عریضہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی خدمت میں لکھا اور اپنے بڑے بیٹے (عزیزم محمود منیر اکبر) کو ساتھ لے کر آپ کے در دولت پر 23 مارچ 1989ء کو حاضر ہو گیا۔ آپ کے ایک صاحبزادے (محترم شیخ مظفر احمد صاحب) گھر سے باہر تشریف لائے۔ خاکسار نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آپ کی طبیعت بہت ناساز ہے اور ملاقات نہیں ہو سکتی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ وہ آپ کے سامنے میرا ذکر کر دیں اور اگر آپ از خود بلا لیں تو ٹھیک ہے ورنہ یہ عاجز واپس چلا جائے گا۔ چنانچہ یہ نسخہ بہت کارآمد ثابت ہوا۔ اور حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب نے کمال شفقت سے ہمیں اندر بلا یا۔ اس وقت آپ نہایت کمزور ہو چکے تھے اور بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ آواز بھی نحیف تھی۔

خاکسار کا خط و کتابت کے ذریعے تعارف تو تھا ہی لیکن مزید تعارف کا موقع ملا اور اپنے بیٹے کا بھی تعارف کروایا۔ آپ اس عاجز کے والد محترم کو جانتے تھے اور والد صاحب کا نام سن کر خوش ہوئے۔ خاکسار کی اہلیہ کے دادا جان کا بھی ذکر ہوا جو معروف رفقاء مسیح موعود میں سے تھے۔ اس پر آپ نے مزید خوشی کا اظہار کیا اور پرانے دو احمدی خاندانوں کے اس طرح اکٹھے ہونے کو بہت پسند فرمایا۔

اعزاز

آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل تھا کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ اس وفد میں شامل تھے جنہیں حضور 1974ء میں جرح کے دوران قومی اسمبلی میں اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس کا نہ مدعی ہو اور نہ مدعا علیہ اور اس کی کیفیت کچھ اس طرح تھی۔

زدی. کشتی. شکستی. ریختی. انداختی. رفتی

فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بخیے ادھیڑ دینے والے جواب دیتے تھے اور تمام ممبران اسمبلی مبہوت ہو کر رہ جاتے تھے تاہم پہلے سے بنائے ہوئے منصوبے کے تحت فیصلہ کیا گیا۔

آپ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سوانح کے بارہ میں بھی گفتگو ہوتی رہی اور آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ آپ کو کتاب کا مسودہ دکھا لیا جائے چنانچہ اس امر کا اظہار آپ نے اپنے ایک مکتوب میں بھی کیا۔

ایک عظیم خدمت

حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ حضور نے عربی زبان کو "ام الالسنہ" یعنی تمام زبانوں کی ماں

MOTHER OF ALL LANGUAGES

ثابت فرمایا۔ حضور کی یہ عظیم الشان تحقیق منن الرحمن کتاب کی شکل میں منصۂ شہود پر (1895ء) میں آئی۔ حضور نے تحریر فرمایا

"....... عربی کے فضائل خاصہ سے جو اسی زبان سے خصوصیت رکھتے ہیں جن کی ہم انشاء اللہ اپنے اپنے محل پر تشریح کریں گے اور جو اس کے ام الالسنہ اور کامل اور الہامی زبان ہونے پر قطعی دلیل ہے پانچ خوبیاں ہیں جو مفصل ذیل ہیں:

پہلی خوبی- عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے...

دوسری خوبی- عربی میں اسماء باری و اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضائے انسان اپنی وجہ تسمیہ میں بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہیں....

تیسری خوبی- عربی کا اطراد مواد الفاظ بھی پورا نظام رکھتا ہے

چوتھی خوبی- عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں....

پانچویں خوبی- عربی زبان ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے جو انسان کے تمام باریک در باریک ضمائر اور خیالات کا نقشہ کھینچنے کے لئے کامل وسائل ہیں......

ہمارا یہ فرض ہے کہ یہ تمام خوبیاں مخالف کو دکھلا دیں اور اگر وہ کسی اور زبان کو الہامی اور ام الالسنہ قرار دیتا ہے تو اس سے ان خوبیوں کا مطالبہ کریں......

(منن الرحمن روحانی خزائن جلد 9)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اور ہم اس جگہ اپنے دوستوں کا شکریہ ادا کرنے سے نہیں رہ سکتے جنہوں نے ہمارے اس کام میں زبانوں کا اشتراک ثابت کرنے کے لئے مدد دی ہے ہم نہایت خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے مخلص دوستوں نے اشتراک السنہ ثابت کرنے کے لئے وہ جانفشانی کی ہے جو یقیناً اس وقت تک اس صفحہ دنیا میں یادگار رہے گی جب تک کہ یہ دنیا آباد ہے ان مردان خدا نے بڑی بہادری سے اپنے عزیز وقتوں کو ہمیں دیا ہے اور دن رات بڑی محنت اور عرق ریزی اٹھا کر اس عظیم الشان کام کو انجام دے دیا ہے..... میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ یہ ان کی محنتیں قبول فرماوے اور ان کو اپنے لئے قبول کر لیوے اور گندی زیست سے ہمیشہ دور اور محفوظ رکھے اور اپنا انس اور شوق بخشے اور ان کے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین۔

ان احباب کے نام نامی یہ ہیں۔

1- اخویم حکیم مولوی نوردین صاحب بھیروی

2- اخویم مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

3- اخویم منشی غلام قادر صاحب سیالکوٹی

4- اخویم خواجہ کمال الدین صاحب بی اے لاہوری

5- اخویم مرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب

6- اخویم مفتی محمد صادق صاحب بھیروی

7- محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ

8- اخویم میاں محمد خان صاحب کپورتھلہ

9- اخویم منشی غلام محمد صاحب سیالکوٹی

اور خدا بہتر جانتا ہے کہ کس کی کوششیں اس کام میں زیادہ ہیں اور وہ کسی مخلص کی محنت کو ضائع نہیں کرے گا مگر جہاں تک ہمارا علم اور رویت ہمیں جتلاتا ہے وہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ کوشش اخویم حکیم مولوی نوردین صاحب اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کی ہے......(منن الرحمان روحانی خزائن جلد 9 ص 144)

خدا کی عجیب شان ہے کہ حضرت حکیم مولوی نوردین صاحب کو تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا پہلا خلیفہ بنا دیا۔ حضرت خلیفہ اول کے دل میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی گہری محبت اور محو نہ ہونے والی یاد تھی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے تاہم اپنے زمانہ خلافت میں حضرت خلیفہ اول نے ایک بار ان کے بارہ میں فرمایا:

"مولوی عبدالکریم چار زبانیں جانتے تھے انگریزی. عربی. فارسی. اردو. میں نے تو اس وقت تک اپنی جماعت میں کوئی شخص نہیں دیکھا جو ان کی طرح چار زبانیں اچھی طرح جانتا ہے"

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین ص 250)

اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو یہ توفیق دی کہ آپ کئی زبانوں پر اچھی طرح دسترس حاصل کریں اور علمی طور پر ثابت کریں کہ دنیا کی بڑی بڑی زبانوں کے تمام Roots عربی زبان سے نکلے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے قائمقام چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے ان الفاظ میں خراج عقیدت وصول کریں۔ جیسا کہ حضور نے ایک موقع پر فرمایا تھا:

"حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سلسلہ کے متبحر عالم ہیں۔ نہایت خاموشی سے انکساری کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی کتاب منن الرحمن میں بیان فرمودہ اس صداقت کے اظہار کے لئے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں اور ماخذ ہے زبردست تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بڑی شدید محنت سے راتوں کو دیئے جلا کر چالیس سالوں پر پھیلا ہوا یہ تحقیقی کام کیا ہے۔ وہ اب تک چالیس سے زیادہ زبانوں کو عربی کی طرف لوٹا چکے ہیں۔ یہ کام آگے بڑھانا چاہئے یہ کوئی عام کام نہیں ہے کتاب عام فہم نہ ہو اس میں عوام الناس دلچسپی نہ رکھتے ہوں۔ یہ بات تو سمجھ میں آ سکتی ہے لیکن

تحقیق کو نظرانداز کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔ بعض عربوں کے سامنے جب یہ تحقیق آئی تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک عظیم تحریک ہے بعض ماہرین السنہ نے اس تحقیق کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ لسانیات کے بابا آدم میکس مولر سے بہتر یا کم از کم اس کے ہم پلہ تحقیق ہے۔........

(فرمایا) یہ یقیناً میکس مولر سے بہتر اور برتر ہے اس وقت ان کی تحقیق پر مبنی دو کتابیں

ENGLISH TRACED TO ARABIC
SANSIKRIT TRACED TO ARABIC

دستیاب ہیں۔ بیرونی ممالک سے جو احمدی دوست آئے ہیں وہ خصوصیت سے اس طرف توجہ دیں۔ جو ساتھ لے جاسکتے ہیں وہ یہ کتب ساتھ لے جائیں اور اس علم کے ماہر علماء کو تلاش کر کے ان تک یہ کتب پہنچائیں اگر شیخ صاحب کی صحت اجازت دے اور میری دعا ہے کہ ایسا ہو تو ان کا ممالک بیرون کا دورہ ہونا چاہئے وہ تو کسی دنیاوی بدلے کے محتاج نہیں ہیں۔ بے نیاز ہیں ان کی خدمات کی قدر کرنی چاہئے"

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 27 دسمبر 1982ء بحوالہ الفضل ربوہ 10 جنوری 1983ء)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بریڈ فورڈ میں بھی نسلی فسادات یارکشائر میں واقع مشہور برطانوی شہر بریڈ فورڈ میں جو ایشیائی باشندوں خصوصاً پاکستانیوں کا یورپ بھر میں مرکز تصور ہوتا ہے شہر کی تاریخ کے بڑے نسلی فسادات ہوئے جس کے نتیجے میں انٹی پولیس افسران سمیت 20- افراد زخمی ہوگئے۔ بے شمار املاک اور کاروں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ اور کئی کاروباری اداروں کو کروڑوں پاؤنڈز کا نقصان ہوا۔ فسادات کی ابتداء مقامی لوگوں نے کی اور اہانت آمیز اور دل آزار نعرے بازی کی۔ پھر تشدد پر اتر آئے ایشیائیوں نے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔ شہر میں کشیدگی پائی جاتی ہے لیکن صورتحال قابو میں ہے۔

جنوبی ایشیا میں اثر ورسوخ بڑھانے کی پالیسی امریکی تھنک ٹینک نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کے لئے بھارت ایٹمی تجربات' کم سے کم نیوکلیئر ڈیٹرنس' مسلح افواج کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور اقتصادی ترقی کو فروغ دے کر چین کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے قیام اور کشمیر پر بھارت کی گرفت کم کرنے کی کثیر الجہت حکمت عملی پر عمل پیرا رہ کر متنازع امور کا حل چاہتا ہے اور وہ کسی مسئلے کے فوجی حل میں دلچسپی نہیں رکھتا۔

صدر بش نے سی ٹی بی ٹی کو مردہ قرار دے دیا امریکی صدر بش نے سی ٹی بی ٹی کو الوداع کہنے کا فیصلہ کیا ہے اور امریکہ کے اتحادیوں کو باور کرایا ہے کہ یہ معاہدہ عملی طور پر مردہ ہو چکا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ذرائع کے مطابق اس ایشو پر اس ماہ کے آخر میں اٹلی کے شہر جینوا میں صنعتی اقوام کے مجوزہ سربراہی اجلاس میں بحث متوقع ہے۔

منی پور میں بے قابو حالات بھارت کی شمالی ریاست منی پور میں سیاسی مظاہرے پھیل گئے ہیں اور حکومتی مشینری مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ اس سنگین صورتحال کی وجہ سے صوبائی اسمبلی کے 59 اور پارلیمنٹ کے تین ارکان نے اپنی نشستوں سے مستعفی ہونے کی دھمکی دی ہے۔

راجستھان میں تصادم پولیس اور کسانوں میں تصادم کے دوران 20 پولیس اہلکار اور 50 کسان زخمی ہوگئے۔ یہ تصادم راجستھان کے ایک دور افتادہ علاقے میں کسانوں کے مظاہرے کے دوران ہوا۔

مقبوضہ کشمیر میں خونریز جھڑپیں مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین سے تازہ جھڑپوں میں 17 بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق حزب المجاہدین کے جوانوں نے ریاست کے مختلف علاقوں میں چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران متعدد فوجی ہلاک کئے۔

غزہ میں فلسطینیوں کے مظاہرے اسرائیلی فوج نے غزہ کے علاقے رفاء میں فائرنگ کر کے ایک گیارہ سالہ لڑکا کو شہید جبکہ دوسرے کو زخمی کر دیا فوج کا کہنا ہے کہ اسے اس وقت فائرنگ کرنا پڑی۔ فلسطینی مظاہرین نے پٹرول بم پھینکے جس سے ایک لڑکا ہلاک جبکہ فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ دو بچے کھیل رہے تھے کہ فوجیوں نے بلا اشتعال فائرنگ کر دی۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

عزیزہ مکرمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید دارالصدر جنوبی ربوہ کا نکاح تین ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر عزیز مکرم عمران بابر صاحب منیجر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ ابن مکرم چوہدری محمد امین صاحب باجوہ آف ہارون آباد ضلع بہاولنگر کے ساتھ قرار پایا ہے۔ نکاح کا اعلان محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 8 جولائی 2001ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد داؤد ظفر صاحب مربی سلسلہ (وکالت تبشیر) کو مورخہ 23-6-2001 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام درمانہ داؤد عطا فرمایا ہے عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ درمانہ داؤد مکرم چوہدری محمد یوسف جاوید صاحب الیکٹریشن جامعہ احمدیہ کی پوتی اور مکرم غلام رسول صاحب آف بدوملہی کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

مکرمہ ثمینہ طاہرہ جوکہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ دارالصدر غربی نمبر 1 حلقہ قمر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ کہ ان کے بھائی عزیزم مکرم ملک نقی احمد جوکہ صاحب مکینیکل انجینئر سمن آباد لاہور کو مورخہ 11-6-2001 بروز سوموار اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام زارش احمد جوکہ رکھا گیا ہے بچی مکرم ملک فضل احمد جوکہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال گنی بساؤ افریقہ کی بھتیجی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادم دین اور سلسلہ کے لئے نافع وجود بنائے۔

درخواست دعا

محترم افتخار اللہ سیال صاحب شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید اطلاع دیتے ہیں کہ محترم بشیر الدین احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ برسٹل کے گھٹنے کا اپریشن برسٹل کے ہسپتال میں ہوا ہے۔ کچھ پیچیدگیاں ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی لمبی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم وسیم احمد صاحب گجراتی محلہ دارالنصر ربوہ کی نانی مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ بمقام بھمبر ضلع گجرات بعجہ بلڈ پریشر سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ بشریٰ جاوید صاحبہ دارالصدر غربی حلقہ قمر اہلیہ مکرم واحد اللہ جاوید صاحب کارکن وقف جدید ایک ہفتہ قبل باتھ روم میں گرنے سے زخمی ہوگئی تھیں اور پسلیوں کے ٹوٹنے کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

محترم مسعود احمد ظفر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم مودود احمد جان صاحب ابن مکرم حافظ مبارک احمد صاحب (مرحوم) سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ 16/6 دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 3 جولائی 2001ء صبح پونے گیارہ بجے بعمر 50 سال وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی تدفین عام قبرستان میں ہوئی بعد از تدفین مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں دونوں بیٹے نابالغ اور زیر تعلیم ہیں جبکہ ایک بیٹی غیر شادی شدہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق کے لئے دعا کریں۔

جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ HPG کے سیل بند معیاری، زود اثر پوٹینسی
20ML جدید پلاسٹک سیل بند شیشی — 10ML گلاس سیل بند شیشی
6X/30/200/1000 =/10 روپے — =/10 روپے
10M/50/CM =/15 (سپیشل رعایت کے بعد) — =/15

KACASSIA-Q (SPL)
(Wealth of Health)
کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)
تندرستی کا خزانہ
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں نیز بے اولاد حضرات کیلئے ایک مکمل ٹانک ہے
پیکنگ 20ML
قیمت -/150

SPECIAL HOMOEO
(Hair & Brain Tonic)
بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے
پیکنگ 120ML
قیمت -/200

TUNIBER-Q(SPL)
(Stomach Panacea)
معدہ وپیٹ
کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن درد، السر، بدہضمی، گیس قبض اور بھوک وخون کی کمی اور طاقت کی بحالی کی ایک مکمل دوا ہے
پیکنگ 20ML
قیمت -/150

پمفلٹ وتفصیلات بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ ڈاکٹرز، سٹورز حضرات کیلئے سپیشل رعایت دی جائے گی

جدید دور کی جدید ترین ادویات HPG کے مفید ترین ہومیوپیتھک مرکبات
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ پوسٹ کوڈ 35460
فون 04524-212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 9 جولائی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 25 زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ
☆ منگل 10- جولائی غروب آفتاب: 7-19
☆ بدھ 11- جولائی طلوع فجر: 3-30
☆ بدھ 11- جولائی طلوع آفتاب: 5.08

پاکستان نے حریت کو دعوت نامہ بھجوا دیا

پاکستان نے صدر مشرف کے دورہ بھارت کے موقع پر کل جماعتی حریت کانفرنس کے رہنماؤں سے ملاقات کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے جبکہ بھارت میں پاکستانی ہائی کمیشن کی طرف سے حریت کانفرنس کو صدر سے ملاقات کے لئے باضابطہ مدعو کر دیا گیا- دفتر خارجہ کے مطابق 14 جولائی کو صدر مشرف نئی دہلی پہنچنے پر پاکستانی ہائی کمیشن میں ایک تقریب میں شرکت کریں گے- جس میں حریت کانفرنس کے رہنماؤں کو بھی مدعو کیا گیا ہے- پروگرام کے مطابق پاکستان بھارت سربراہ مذاکرات کے سلسلے میں آگرہ میں بھارتی وزیراعظم واجپائی اور پاکستان کے صدر جنرل مشرف کے درمیان مذاکرات کے دو سے تین دور ہوں گے-

برآمدات کا ہدف 10- ارب ڈالر

وفاقی وزیر تجارت نے ملک کی نئی تجارتی پالیسی کا اعلان کیا ہے- ملک کی نئی تجارتی پالیسی میں برآمدات میں اضافہ کے لئے متعدد ترغیبات کا اعلان کیا گیا ہے- اور برآمدات کا ہدف 10- ارب ڈالر مقرر کیا گیا ہے- گزشتہ سال بھی برآمدات کا یہی حدف تھا جبکہ 30 جون کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران پہلی بار برآمدات 9- ارب ڈالر سے زائد ہوئیں- سرکاری اعداد و شمار کے مطابق برآمدات کا حجم گزشتہ مالی سال میں 9- ارب 14 کروڑ رہا-

سیاچن میں جنگ بندی کی پیشکش

بھارت نے پاکستان کو سیاچن کے محاذ پر جنگ بندی کی پیشکش کا فیصلہ کیا ہے- جس کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں- ہندوستان ٹائمز کے مطابق وزارت دفاع کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ وزیراعظم واجپائی کی ہدایت پر آگرہ مذاکرات کے موقع پر اعتماد کی بحالی کے اقدامات کے لئے کوششوں کی ہدایت پر بھارتی آرمی چیف جنرل ایس پدمانابھن نے گراؤنڈ پوزیشن کا جائزہ لینے کے لئے سیاچن کا دورہ کیا- بھارت سیاچن گلیشئر سے پہلے سالتورو کے مقام پر کنٹرول کے لئے 17 سال سے جاری پاک بھارت کشیدگی ختم کرنے کے لئے طریقہ کار پر غور کر رہا ہے-

تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے اصلاحات

وفاقی وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت ملک میں تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے اصلاحات کر رہی ہے- آئندہ تین سالوں میں معیار تعلیم کو بلند کر دیا جائے گا- اپنے دورہ تربت کے موقع پر اے پی آئی سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اساتذہ سے ٹیسٹ لینے کا مقصد انہیں برطرف کرنا نہیں بلکہ بہتر تربیت فراہم کر کے تعلیم کو بہتر بنانا ہے-

ملک میں جمہوریت لانے کا طریقہ

اٹارنی جنرل آف پاکستان عزیز اے منشی نے ضلعی حکومتوں کے قیام کے بارے میں کہا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے آپ کے سامنے ہو رہا ہے کیونکہ ملک میں جمہوریت لانے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ نچلی سطح تک جمہوریت لائی جائے اور لوگوں کو انصاف ان کی دہلیز تک پہنچایا جائے- اس لئے اس میں کسی کو رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہئے- آئین میں بھی اس کی گنجائش موجود ہے وہ ملتان کے سرکٹ ہاؤس میں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے-

گورنر کا استقبالیہ اچانک منسوخ

گورنر پنجاب کی طرف سے نو منتخب بلدیاتی نمائندوں کے اعزاز میں تقریب عین وقت پر منسوخ کر دی گئی- اس سلسلہ میں اطلاع نہ ہونے پر دو ہزار سے زائد بلدیاتی ممبران استقبالیہ میں شرکت کے لئے پہنچ گئے- مگر انہیں گورنر ہاؤس کے اندر جانے کی اجازت نہ مل سکی- سیکیورٹی والے تقریب منسوخ ہونے کا پیغام باہر سے ہی دیتے رہے جس سے بلدیاتی نمائندوں کو باہر سے ہی لوٹنا پڑا- یاد رہے اس تقریب کی تیاری میں 5 لاکھ روپے خرچ ہوئے-

فرقہ وارانہ اور ہر قسم کی دہشت گردی کا آرڈیننس تیار

انسداد دہشت گردی کا ترمیمی آرڈیننس 2001ء ایک ہفتہ کے اندر نافذ کرایا جائے گا جس کا مقصد معاشرہ کو ہر قسم کے لسانی اور فرقہ وارانہ تشدد سے پاک کرنا ہے- باخبر ذرائع نے اے پی پی کو بتایا کہ صوبائی حکومتوں' متعلقہ اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے مقررہ سے آرڈیننس کے قوانین کو قطعی شکل دے دی ہے- آرڈیننس کے موثر نفاذ اور ہر سطح پر دہشت گردی کو کچلنے کے لئے صوبائی حکومتوں کو ایکشن پلان تیار کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے-

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

گھریلو ملازم کی ضرورت ہے
تنخواہ اور فری رہائش اگر ادھیڑ عمر کی فیملی ساتھ رہنا چاہے تو بھی ٹھیک ہے خواہش منداحباب 212148 پر رابطہ کریں

KOHI NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE PAKISTAN
Importers and Dealers Pakistan Steel Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz @ wol.net.pk.
Talib-e- Dua,Mian Mubarik Ali

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ- بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

MASTERPIeCES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses in Beautiful Designs Available in The Shape of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT)LIMITED
129-C Rehmanpura Lahore PH:7590106
Fax:7594111, Email:qaddan@brain.net.pk

لاہور کے قریب ایک صنعتی ادارہ میں حسب ذیل اسٹاف کی ضرورت ہے
اسٹور کیپر کسی صنعتی ادارہ میں بطور اسٹور کیپر پانچ سال کا تجربہ ہو-
سیکورٹی گارڈ - ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی تنخواہ حسب قابلیت معقول دی جائے گی نیز سنگل رہائش بھی مہیا کی جائے گی-
ایک کوالیفائیڈ الیکٹریکل الیکٹرونک فورمین کی ضرورت ہے- تجربہ دس سال کا ہو-
خواہش مند حضرات معرفت پوسٹ بکس نمبر 5237 ماڈل ٹاؤن لاہور- 14 درخواستیں بھیج دیں-

آپ کی بہترین چوائس
مریم میڈیکل سنٹر ربوہ
الٹراساؤنڈ جدید کنویکس پروب مشین اور بڑی سکرین کے ساتھ ماہر لیڈی ڈاکٹر کی زیرنگرانی کلینیکل پیتھالوجیکل اینڈ ہارمون لیب ای سی جی میڈیکل - سرجیکل سنٹر- نیز زچہ بچہ سنٹر 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس- خدمت کے جذبہ کے تحت
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک فون 213944

البشیرز- اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چنیوٹ شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد' بدہضمی' اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے- ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ' پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 448406-5418406

مشروبات خورشید
شربت بادام- فرحت افزاء- صندل- بزوری بارد
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61